الحاج ابراہیم یوسف باوا ، برطانیہ

خاندان کے سربراہ
اور
والدین کی ذمہ داریاں

باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے ان میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔
(الحدیث)

۲

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
(التحریم ۶۶ ، ۶)

(یعنی) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے (بروز قیامت) اس کی نسبت (یعنی اس کے دین کے بارے میں) باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے بیوی بچوں کا رکھوالا ہے، اس کی پوچھ ہوگی اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی ملکہ ہے، اس سے اس کی پوچھ ہوگی۔ (مفہوم بخاری از اقراء ۵-۴ ، ۶۶)

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ اہل و عیال اور ماتحت کے افراد اللہ تعالیٰ کی ایک زبردست نعمت کے ساتھ ساتھ امانت بھی ہے ہر شخص پر فرض ہے کہ اس کی صحیح مقدس اور بنیادی دینی تعلیم اور نیک تربیت کر کے اسے جہنم اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور پکڑ و گرفت سے بچائے۔

آج ہمارے معاشرہ کی سب سے بڑی لعنت یہ بن چکی ہے کہ اچھے اچھے دیندار و خواص تک کو شعور کے درجہ

ہیں بھی اس بات کا احساس نہ رہا کہ وہ خود اور ان کی اولاد کس منزل کی طرف قدم اٹھا رہی ہے۔ کسی فرد اور ادارے کو اپنی شرعی ذمہ داری اور فریضہ کا احساس تک نہیں رہا جسے ہم دیندار اور حاجی نمازی اور معلم و مبلغ کہتے سمجھتے ہیں۔ یہ حضرات بھی اپنی نیکیوں تک مطمئن ہیں اولاد اور ماتحت کے افراد کچھ بھی کریں کوئی پرواہ نہیں کرکے، کسب معاش جائز اور حلال طریقے سے ہو رہا ہے یا حرام کچھ توجہ نہیں دیتے، ان کے خیالات اور کرتوتوں میں بہت کچھ تبدل اور تغیر آچکا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن غصہ میں بھرے اپنے گھر تشریف لائے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ آج آپ کے اتنے غصہ کا سبب کیا ہے۔ انھوں نے جو جواب دیا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ حفظ کرلے اور غور کرے کہ آیا وہ خود اس میں ملوث ہے کہ نہیں۔

"فرمایا...... خدا کی قسم! میں عہدِ نبوت کی کوئی بات اب (مسلمانوں میں) نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور بس! بقیہ امور میں بہت کچھ تغیر و تبدل محسوس کرتا ہوں" (النور ۲-۵-۴)

عین یہی حالت ہمارے آج کے دور کے مسلمانوں کی ہے کہ مسجدوں میں آنے جانے حج وعمرہ، صف اول اور بکر اولیٰ، ذکر و وظائف، نوافل اور قرآن مجید کی تلاوت، گشت وچلہ کو نیکی سمجھ رکھا ہے اور اس میں خوب گہرائی سے لگے ہوئے ہیں لیکن محنت مزدوری سے روزی کمانے کو نیکی نہیں سمجھا، حکومت کو دھوکہ دے کر بھتہ حاصل کرنا، قسم نامہ پر جھوٹے دستخط کرکے بھتہ حاصل کرنا ان نمازیوں اور مبلغین نے اپنے لیے جائز سمجھ رکھا ہے جوان بچیوں کو بے پردہ فرنگی اسکولوں کالجوں میں بھیجنا اور وہاں سے فراغت کے بعد بے پردہ یہود و نصاریٰ کی نوکریاں کرنے کے لیے ان کے سٹوروں دوکانوں اور دفتروں میں جانا اور اپنے دین وایمان اور شرافت واخلاق کا جنازہ نکالنا گویا ان کے نزدیک کوئی معاصی ہی نہیں ہے ایسے ہی لوگوں سے بروز قیامت باز پرس ہوگی کہ اہل وعیال کو دین کیوں نہیں بتایا، انکی صحیح تعلیم و تربیت کیوں نہیں کی۔ انشاء اللہ ذیل میں مزید احادیث اور اکابرین امت کی قیمتی باتیں اور ارشادات آرہے ہیں دل کے آنکھوں سے پڑھیں اور دل کے کانوں سنیں ورنہ خون کے آنسو رونا پڑیگا، اور کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا۔

۱- ہر بچہ (چاہے مسلمان کے ہاں پیدا ہو چاہے غیر مسلموں کے یہاں) فطرت (اسلامیہ وتوحید) پر ہی پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں (پھر وہ جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں)۔ (بخاری و مسلم)

ف:- "فطرت" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص میں خلقۃً یہ استعداد رکھی ہے کہ اگر حق کو سننا اور سمجھنا چاہے تو وہ سمجھ میں آجاتا ہے اور اس کے اتباع کا مطلب یہ ہے کہ اس استعداد اور قابلیت سے کام لے اور اُسے

مقتضا۔ یہ کہ ادراک حق ہے عمل کرے۔ غرض اس فطرت کا اچھی طرح اتباع کرنا چاہیئے۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میری امت یہود و نصاریٰ (کی تہذیب و تمدن میں رہ کر اور اسے پسند کرتے ہوئے اُن) کی پیروی کرے گی حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوتے تو یہ بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوگی [1] (یعنی ان کے نقش قدم پر مکمل طور پر چلے گی جس کا کھلا مشاہدہ آج ساری دنیا میں ہو رہا ہے) اللھم لحفظنا

آخر کوئی بات تو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نمازوں میں بار بار سورۃ فاتحہ پڑھوا کر اس دعا کو مانگتے رہنے کو واجب قرار دیا۔

"(اے اللہ!) بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا (یعنی) راستہ ان لوگوں (انبیاء کرام صدیقین شہداء اور صالحین) کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ راستہ ان لوگوں کا (اکثر مفسرین نے یہود نصاریٰ مراد لیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں تمام غیر مسلم اور اللہ کے دشمن شامل ہیں) جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو راستہ سے گم ہو گئے۔"

استاذ حدیث حضرت مولانا محمد بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ (ترجمان السنہ جلد اول میں) لکھتے ہیں کہ غالباً اسی لیے قرآن کریم نے صراط مستقیم کی تفسیر کرتے ہوئے اثباتی پہلو میں منعم علیہم کا اور سلبی پہلو میں مغضوب علیہم اور ضالین ہی کا ذکر کیا ہے اور اس اہتمام سے کیا گیا ہے گویا جب تک یہ سلبی پہلو ذکر نہ کیا جاتے اس وقت تک صرف "صراط الذین انعمت علیہم اس کے پورے مفہوم کو ادا ہی نہیں کرتا پھر اس دعا کے تعلیم کرنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ملت حنفیہ پر سب سے زیادہ خطرہ ہے تو شاید ان مغضوب علیہم اور ضالین کی اتباع کا ہے جس کا دوسرا نام یہودیہ اور نصرانیہ ہے"

آج وہ حضرات جو نفل حج و عمرہ، نماز باجماعت، گشت و چلہ کو عظیم ترین نیکی سمجھتے ہیں، اس بات میں ملوث ہیں کہ نمازوں میں ان بہترین دعاؤں کے ذریعے یہود و نصاریٰ سے پناہ مانگ رہے ہیں تو دوسری طرف انہی حضرات کا عمل یہ ہے کہ اپنی اولاد اور جوان جوان بچیوں کو ان مغضوبین اور ضالین کے اسکولوں میں بھیج کر ان کے حوالہ کرتے ہیں اور کمائی کے لیے انہی کے دفتروں، کارخانوں، دوکانوں اور سٹوروں میں بے پردہ بھٹکتے ہیں۔

صاحب شریعت، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات حیات کی وصیتوں میں ایک مہتم بالشان وصیت یہ تھی کہ "یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب کے چپے چپے سے باہر نکال دینا" اور ہم آپ کے نام لیوا اور امتی کہلانے والے ان کے جزیرہ میں آ کر اپنی جنت بنانے لگے اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے لگے اور اولاد و نسل کو بسانے لگے (انا للہ وانا الیہ راجعون) بھائیو! اسی کو منافقت کہا جاتا ہے جس میں ہم ملوث ہیں پھر ہمارا بھلا ہو تو کیسے ہو؟

[1] مفہوم بخاری از ترجمان السنہ ج ۱ صفحہ نوٹ: قوسین کے الفاظ باوا صاحب کے ہیں۔

۲۔ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے، اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ (مشکوٰۃ)

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت کو صرف بہتر عطیہ نہیں فرمایا بلکہ "سب سے بہتر عطیہ" فرمایا جو باپ اپنی اولاد کو دے سکے۔ جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سب سے بہتر" فرما دیں اس کے بہتر ہونے میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات "وحی خفی" ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا کی جاتی ہے، حضرات صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر اس قدر یقین تھا کہ فرماتے تھے کہ ہم اپنی آنکھوں کے مشاہدہ سے دھوکہ کھا سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں میں ہمیں ہرگز کوئی ادنیٰ شک و شبہ ہوتا نہ تھا یہ اعلیٰ ایمان و یقین کی بات ہے ن کے حصہ میں آئی۔

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

ایک حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے:۔

"تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھاتے"۔

(بخاری عن عثمانؓ از فضائل قرآن صٹ)

یہاں بھی قرآن مجید کی تعلیم سیکھنے سکھانے والے کو "سب سے بہتر شخص" کا خطاب دیا گیا ہے لیکن ہمارے نام نہاد دیندار حضرات فرنگی تعلیم کو قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم پر ترجیح دے کر اپنی ایمانی غیرت کا جنازہ نکالتے ہیں اور ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ فرنگی تہذیب و تمدن کے رنگ میں اولاد رنگا کر والدین کے دلوں کو چیرتی ہے اور انہی کے چہرہ پر زبردست طمانچہ لگاتی ہے۔

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار مدظلہ العالی نے فرمایا:۔

"جن لوگوں نے آنکھیں ہی فرنگی تہذیب و تمدن میں کھولیں اور دین و ایمان کی قتل گاہوں میں جوان ہوتے، آخر انہیں اسلام و ایمان کی حقیقت اور اس کی عظمت کہاں سے حاصل ہو؟

اکبر الٰہ آبادی مرحوم نے خوب کہا ہے،

مشر نقلی کی حقیقی میں سزا کیسی ملی — شرح اس کی نامناسب ہے ملی جیسی ملی
اس نے بھی ادب سے کر دیا یہ التماس — چارہ کیا تھا خدا تعلیم ہی ایسی ملی

مغربی ممالک میں بسنے والے اکثر ماں باپ جن میں حاجی نمازی، حافظ مولوی اور معلم مبلغ بھی بلا تشخیص ہیں اپنی ... ضالین کی لعنتی تہذیب و تمدن کا عطیہ دیتے ہیں تو بدلہ میں اولاد والدین کو کیا عطیہ دیتی ہیں،

مد ایک واقعات آپ بھی پڑھ سن لیں۔

اولاد کی سرکشیاں اور نافرمانیاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ شاید ہی کوئی بچا ہو، زنا شراب نوشی جوا، اور گھر سے اڑانا عام ہو چکا ہے، قتل وڈکیتی کے وارداتیں پڑھنے سننے میں آتے ہیں۔

بچیوں کو مسلمان غیر مسلمان سے ناجائز تعلقات جوڑنا اور گھر سے اڑانا تو درکنار، بے شمار بچیاں گھروں سے فرار ہو چکیں اور بے بیاہی ماں بن چکی ہیں اور سرکاری اداروں SOCIAL WORKERS کا سہارا لے چکی ہیں۔ ناچ گانے، ڈسکو اور فلموں میں بھی آنے لگیں اور وہی حرکتیں کرتے ہیں جس میں یہود ونصاریٰ کی اولاد ملوث ہو کر تباہ وبرباد ہو چکیں۔

ایک اچھی جگہ کے ڈاکٹر نصرانی عورت کے ساتھ تعلقات رکھتے تھے جب ان کی بیوی مرگئی تو وصیت کے مطابق اسے جلا کر اس کی راکھ کو نصرانی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ جب یہ ستر سالہ عمر میں مرنے لگے تو ہم وطن مسلمان انہیں درخواست کی کہ ہسپتال میں نہ رہیں، مکان چلے جاویں ہم آپ کی تیمارداری کریں گے اور کچھ دینی باتیں بھی کریں گے جواب میں ڈاکٹر نے کہا کہ میں کسی مذہب کو مانتا نہیں۔ اسی حالت میں ان کی موت واقع ہوئی تو مسلمان ان کی نعش لینے گئے تو معلوم ہوا کہ ان کی وصیت نامہ میں تحریر ہے کہ اسے بھی جلا کر اس کی راکھ کو بیوی کی قبر میں ڈال دی جائے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

مسلمانو! ایسی ہی اولاد بروز قیامت والدین کی گردن پکڑوائیں گے۔ اکبر الہ آبادی نے خوب کہا،

ہم ان ساری کتابوں کو قابل ضبطی سمجھتے ہیں   کہ جس کو پڑھ کے بچے باپ کو خبطی کہتے ہیں

انھوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر مدرسہ میں   پلے اسکول کے چکر میں، مرے ہسپتال جا کر

اور (غالبًا) علامہ اقبال نے کہا:

گلا تو گھونٹ دیا اہل مکتب نے تیرا   کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت:۔

فرمایا.... جو خود دیندار نہیں، میں ان کی زیادہ شکایت نہیں کرتا بلکہ مجھے زیادہ شکایت دینداروں کی اور نمازیوں کی ہے کہ وہ بھی اپنے گھر والوں کو دین پر متنبہ نہیں کرتے اور نہ ان کی خبر رکھتے ہیں کہ آج بیوی بچوں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں، کوئی کام خلاف شرع تو نہیں کیا؟ بس ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم کو خود اپنی اصلاح کر لینا چاہیے۔ اس طرح ہم خود جنت میں پہنچ جائیں گے حالانکہ یہ خیال غلط ہے، آپ سے اس آخر کا بھی مواخذہ ہوگا کہ آپ نے اپنے گھر والوں کو دین کے راستہ پر کیوں نہیں چلایا۔ پھر آپ نے سورۂ تحریم والی آیت شریفہ اور مندرجہ بالا حدیث نمبر (۱) پڑھ کر فرمایا:" یہ گھر والے تمہارا پیچھا کب چھوڑنے والے ہیں؟ اگر یہ جہنم میں گئے تو تم بھی وہاں ان کے ساتھ ہی رہو گے"۔ (وعظ دعوت وتبلیغ ج ۱۳ صفحہ ۱۵۷)

*

ارضِ مقدس کا سفر سعودیہ سے کیجئے

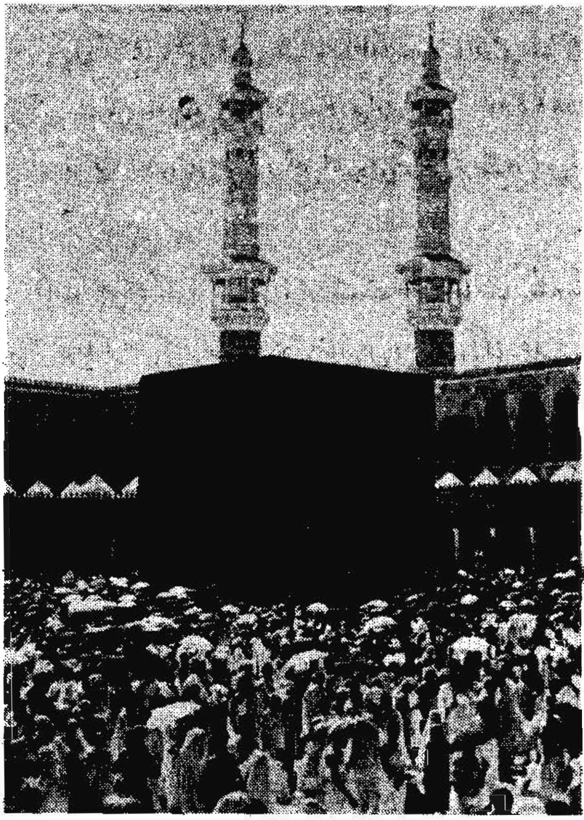

عمرے کی ادائیگی ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے۔ معاماتِ مقدسہ کے خوشگوار سفر کے لئے سعودیہ سے بہتر کوئی نہیں۔

سعودیہ آپ کے لئے مثالی عمرہ فلائٹ کا اہتمام کرتا ہے۔ سفر پر روانگی سے پہلے کی خصوصی دعا سے لے کر میقات الاحرام کے اعلان تک۔

اس اہم ترین سفر کے لئے اہم ترین فیصلہ کیجئے۔ سعودیہ سے پرواز کیجئے۔

مزید تفصیلات اور نشست محفوظ کرانے کے لئے اپنے ٹریول ایجنٹ یا سعودیہ کے ریزرویشن دفاتر سے رجوع کیجئے۔

السعودية

سعودی عرب ایرلائنز

أهلاً وسهلاً